نوجوانوں کے بلند عزائم اور ان کی اخلاقی خوبیوں کی قدر و قیمت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الشَّبَابَ مَرْحَلَةَ قُوَّةٍ وَعَطَاءٍ، وَأَوْدَعَ فِيهِمُ الْعَزْمَ وَطَاقَاتِ الْبِنَاءِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْقَائِلِ:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾(1).

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز دوستو! ہمارے آج کے خطبے کا موضوع انسان کی زندگی کے اُس اہم مرحلے کے بارے میں ہے، جس میں رب تعالیٰ کے حکم سے انسان کی قوت وطاقت بامِ عروج کو پہنچ جاتی ہے، اوراس کا عزم و حوصلہ پہاڑ کی چوٹیوں کو چُھونے لگتا ہے، اس مرحلے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے:﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً﴾(2). اللہ وہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کمزوری سے کی، پھر کمزوری کے بعد طاقت عطا فرمائی۔ جی ہاں میرے دوستو! انسانی عمر کا یہ عظیم الشان مرحلہ نوجوانی کا مرحلہ ہے، جو بھرپور جسمانی قوت کا نام ہے، عزم و ارادے کی پختگی کا نام ہے، بلند مقاصد میں سُرخرو ہونے کی تڑپ کا نام ہے، اعلیٰ کارکردگی اور عمدہ کارناموں کی اَنجام دِہی کا نام ہے، لیکن جوانی کا یہ زمانہ اپنے کمال کو اس وقت پہنچتا ہے، اور اس وقت اس کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے، جب اس کے پیچھے ایمانی قوت کار گر ہو، اعلیٰ اَخلاق و اَقدار اس کے راہنما ہوں، اور حکمت و بصیرت اس کی راہبری کرتی ہوں، قرآن مجید میں اللہ

تعالیٰ نے زمانۂ شباب کی ایسی روشن مثالیں پیش کی ہیں، جو اپنے تئیں بُلند ہمتی، اَعلیٰ اَخلاق اور مضبوط ایمانی قوت کے یکجا ہونے کی عمدہ تصویر پیش کرتی ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾(3). یہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے ان کو ہدایت میں خوب ترقی دی تھی.

میرے عزیز نوجوانو! رب تعالیٰ پر اپنا ایمان پختہ کرو، کیونکہ ایمان ہی آپ کی سعادت و کامیابی کی بنیاد ہے، کیا آپ نے اپنے نبی ﷺ کی یہ بشارت نہیں سنی ؟، جس میں آپ علیہ السلام نے ہر اس نوجوان کو بشارت دی ہے جو اپنے رب کی اطاعت و بندگی پر استقامت کے ساتھ کاربند رہے، چنانچہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ -وَذَكَرَ مِنْهُمْ: وَشَابٌّ نَشَأَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ»(4). روزِ قیامت اللہ رب العزت سات طرح کے لوگوں کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہو گا، اُنھی میں ایک وہ نوجوان ہے جس نے اپنی جوانی اللہ رب العزت کی اطاعت و بندگی میں گزار دی.

میرے نوجوان ساتھیو! اپنے والدین کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان کی فرمانبرداری بجالاؤ، ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، کیونکہ انہوں نے جو آپکی عمدہ تربیت کی ہے وہ آج اس کا بہترین صِلہ دیکھنا چاہتے ہیں، آپ ہی سے ان کی اُمیدیں جُڑی ہیں، آپ ہی سے ان کی یہ توقّعات وابستہ ہیں، کہ آپ بڑھاپے میں ان کا سہارا بنو، ان کی خدمت گزاری کرو، اور اپنے حسن سلوک سے ان کے لیے فخر و اعزاز کا باعث بنو. اسی طرح اپنی جسمانی صحت کا بھرپور خیال رکھو، اپنے اوقات کی قدر و قیمت پہچانو،

اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی قیمتی نصیحت کو غور سے سنو جو انہوں نے آپ نوجوانوں کے لئے ارشاد فرمائی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: «اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ - وَذَكَرَ مِنْهَا- شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ... وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ...»(5) پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو: - اور ان میں یہ بھی ذکر فرمایا- اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنے مرض سے پہلے، اور اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو.

میرے نوجوان ایمانی بھائیو! اپنے آپ سے یہ سوال کریں، کہ آپ اپنا قیمتی وقت کن کاموں میں صَرف کر رہے ہیں؟ آپ کا مقصدِ حیات کیا ہے؟ آپ اپنے وطنِ عزیز کی سربلندی کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ خدارا اپنی زندگی بلا فائدہ اور بے مقصد گزار کر ضائع نہ کریں، کیونکہ جس کی زندگی کا ہر نیا دن پچھلے دن جیسا ہی گزر جائے، یعنی نئے دن میں اسے کوئی علمی، اَخلاقی، یا ایمانی برتری حاصل نہ ہو تو وہ شخص دھوکے میں ہے، اور جس کا گُزرا ہوا کل آج کے دن سے بہتر ہو یعنی گذشتہ کل تو اس نے کچھ پڑھا، کچھ سیکھا، مگر آج کا دن بغیر کسی علمی و ایمانی ترقی کے گزر گیا تو ایسا شخص ناکامی و تنزُّلی کی راہ پر ہے، اور جس کا کوئی بھی دن اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھائے بغیر گزر جائے تو وہ گھاٹے میں ہے، لہذا آپ کا ہر دن ایسا گزرنا چاہیے کہ آپ کسی کتاب کا مطالعہ کریں، کوئی ہنر سیکھیں، اپنے اندر کوئی مہارت پیدا کریں، اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کریں، اور کسی بھی موضوع پر لَب کُشائی سے پہلے اپنے آپ کو علم سے مُزیَّن کریں، نبیِ کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ»(6)، جو شخص علم حاصل کرنے کے ارادہ سے کہیں جائے، تو اللہ اس کے

لیے جنت کا راستہ آسان (و ہموار) کر دیتا ہے. اسی طرح کسی بات کو آگے نقل کرنے سے پہلے اس کی سچائی جانچ لیں، اور تصدیق کرنے کے بعد بات کریں، ارشادِ رب قدیر ہے: **﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾**(7). اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو.

علاوہ اَزیں کسی معاملے میں قدم اٹھانے یا اس کا ارادہ ترَک کرنے سے پہلے اس معاملے کے ماہرین سے سوال کریں، ان کے علم و تجربہ سے استفادہ کریں، اور ان کے ساتھ مشورہ کر کے ہی کوئی حتمی فیصلہ کریں، کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: **﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾**(8). اب اگر تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے تو جو علم والے ہیں ان سے پوچھ لو.

میرے نوجوان بھائیو! اپنے آپ کو عمدہ اَخلاق سے آراستہ کیجیے، جو آپ کے کردار سے جھلکتا نظر آئے، چنانچہ مروّت، بہادری اور خود داری آپ کی پہچان ہوں، آپ کی تنہائیاں بھی آپ کی محافل کی طرح پاکیزہ ہوں، غور و فکر آپ کے فیصلوں کی کَسوٹی، اور صبر و تحمّل آپ کا میزان ہو، اسی طرح حکمت و بصیرت سے آپ کا دل و دماغ منور ہو، تاکہ آپ کا ہر قول حکیمانہ اور ہر عمل دانشمندانہ ہو، حکمت و دانائی ہی کے بارے میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: **﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾**(9) اور جسے دانائی عطا ہو گئی اسے وافر مقدار میں بھلائی مل گئی.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(10).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. أَمَّا بَعْدُ:

نوجوان ساتھیو، میرے عزیز بھائیو! آپ ہی مستقبل کی روشن امیدہیں، آپ ہی وطن کی تعمیر وترقی کا اصل سرمایہ اوراس کے معمار ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب کوئی دشوار اور مشکل معاملہ پیش آتا تووہ نوجوانوں کو طلب فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے، تاکہ وہ ان کے ذہنوں کی تیزی اور روشن فکر سے فائدہ اٹھائیں (11). اسی طرح آپ بھی اپنے وطن کی بے لوث خدمت کریں، اور اپنے بڑوں کے تجربات اور ان کی مہارتوں کا نچوڑ حاصل کریں، تاکہ آپ بہتر طریقے سے ملک وملّت کی خدمت کر سکیں، اور وطنِ عزیز کے بانی و قائد شیخ زاید رحمہ اللہ کے اس قول کا عملی نمونہ پیش کریں:

يَا ذَا الشَّبَابَ الْبَانِي *** بَادِرْوَقُمْ بِجُهُودْ(12)

اے وطن کے نوجوان معمار، اٹھو، آگے بڑھو اور محنت سے کام کرو

اسی طرح بانی و قائد شیخ زاید رحمہ اللہ کی عظیم اَقدار اوران کے اَخلاقی ورثہ سے استفادہ کریں، ان کی حکمت سے دور اندیشی اور مستقبل بینی کا سبق حاصل کریں، انسانوں میں چھپی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر ان کی خاص توجہ سے سبق لیجیے، لہذا اپنی صلاحیتوں کی تعمیرِ نو کریں اور مہارتوں کو نکھاریں، شیخ زاید علیہ الرحمہ کے عزمِ مصمم سے اپنے اندر مسلسل جدوجہد اور کامیابی حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کریں، رنگ ونسل کی تفریق کے بغیر انسانیت کے لیے ان کے احترام وقدر دانی سے

اپنے اندر رواداری و برداشت پیدا کریں، اور معاشرے میں عفو و درگزر کے ساتھ جینا سیکھیں، اتحاد و یگانگت کے لیے ان کی تڑپ سے اپنے اندر باہمی یکجہتی اور مشترکہ جدوجہد کی اَقدار کو فروغ دیں، پائیداری اور استحکام کے بارے میں ان کی بصیرت سے نعمتوں اور وسائل کے تحفظ کا شعور پیدا کریں، اور ان کی سخاوت و فیاضی سے عطا، ایثار، خدمت اور دوسروں کو نفع پہنچانے کا شوق اپنے اندر پیدا کریں باری تعالی نے ہمیں باہمی تعاون کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾(13). اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو *** هَذَا، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ شَبَابَنَا، وَزَيِّنْهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالتَّقْوَى، وَالْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحَمَّد بْنَ زَايِد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) الحشر: 18.
(2) الروم: 54.
(3) الكهف: 13.
(4) متفق عليه.
(5) شعب الإيمان للبيهقي: 9768.
(6) مسلم: 2699.
(7) الحجرات: 6.
(8) النحل: 43.
(9) البقرة: 269.
(10) النساء: 59.
(11) التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة: 136/1.
(12) ديوان الشيخ زايد -طيب الله ثراه- ص37.
(13) المائدة: 2.